بتاریخ:26ذی الحجہ 1447ھ موافق12جون2026ء

{ الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى }

اللہ کہاں ہے؟

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں، اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اور ہم اپنے نفس کی برائیوں اور اپنے برے اعمال سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ { يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ } [آل عمران: 102] ". اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو (فرمانبردار ہو)۔"

حمد و ثنا کے بعد؛

برادران اسلام! بلاشبہ جو امور ایمان میں بالیدگی اور یقین میں پختگی کا باعث بنتے ہیں، ان میں سے ایک اللہ عزوجل کی کائناتی مخلوقات و مظاہر میں غور و فکر کرنا اور اس کی شرعی آیات (قرآنِ حکیم) میں تدبر کرنا ہے۔ کیونکہ مخلوقات کی عظمت اور ان کی خوبصورت تخلیق، خالق کی عظمت اور اس کی بہترین کاریگری پر دلالت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: { إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ } [آل عمران: 190] ""بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں، اور رات اور دن کے یکے بعد دیگرے آنے جانے میں عقلِ سلیم رکھنے والوں کے لیے روشن نشانیاں ہیں"۔

اور عظیم ترین مخلوقات میں سے رب ذوالجلال کی "کرسی" ہے، جس کا وصف اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں بیان کیا ہے: { وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ } [البقرة: 255] "اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے"۔

اور کرسی اللہ تعالیٰ کے دونوں قدموں کے رکھنے کی جگہ ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (الْكُرْسِيُّ مَوْضِعُ قَدَمَيْهِ، وَالْعَرْشُ لَا يُقْدَرُ قَدْرُهُ) "کرسی اس کے دونوں قدموں کی جگہ ہے، اور عرش کی عظمت کا تو اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکتا"۔ (اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے)۔

اسی کرسی کے نام پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی سب سے عظیم آیت کا نام "آیت الکرسی" رکھا گیا؛ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟» "اے ابو المنذر! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کی کتاب کی کون سی آیت سب سے عظیم ہے؟" انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا: "اے ابو المنذر! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کی کتاب کی کون سی آیت سب سے عظیم ہے؟" انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: { اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ } (اللہ، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ ہمیشہ سے زندہ اور سب کو سنبھالنے والا ہے)۔ (یہ سن کر) آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: «وَاللَّهِ! لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ» [رَوَاهُ مُسْلِمٌ]. "اللہ کی قسم! اے ابو المنذر! تمہیں علم مبارک ہو"۔ (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔

اے اللہ کے بندو!

اگر رب ذوالجلال کی کرسی اس قدر عظیم مرتبے پر فائز ہے کہ اس نے ساتوں آسمانوں اور زمینوں کا احاطہ کر رکھا ہے، تو جان لو کہ رحمن کا عرش ـــ جس پر ہمارا رب اس طرح مستوی ہے جو اس کے جلال اور عظمت کے لائق ہے ـــ اس کرسی سے بھی بڑا اور زیادہ جلیل القدر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: { الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى } [طه: 5] "رحمن عرش پر مستوی ہوا"۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: { وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ } (هود: 7) "اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کا عرش پانی پر تھا"۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں متعدد مقامات پر اپنے عرش کا ذکر فرمایا ہے، چنانچہ اس کی ایک عظیم صفت "صفت عظمت" بیان کرتے ہوئے فرمایا: { اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ } [التوبة: 129] "اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اسی پر میں نے توکل کیا اور وہی عرشِ عظیم کا رب ہے"۔

اس کی دوسری صفت بیان کی کہ وہ 'کریم' (باعزت) ہے؛ جو بلند ترین اور جلیل ترین صفات کو جامع ہے؛ چنانچہ فرمایا: { فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ } [المؤمنون: 116] "پس بہت بلند ہے اللہ، جو سچا بادشاہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ عرشِ کریم کا رب ہے"۔

اور رسول کریم ﷺ نے عرش کی قدر و منزلت بتائی ہے اور خبر دیا ہے کہ اس کا حجم (سائز) بہت بڑا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: «يَا أَبَا ذَرٍّ، مَا السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ مَعَ الْكُرْسِيِّ إِلَّا كَحَلْقَةٍ مُلْقَاةٍ بِأَرْضِ فَلَاةٍ، وَفَضْلُ الْعَرْشِ عَلَى الْكُرْسِيِّ كَفَضْلِ الْفَلَاةِ عَلَى الْحَلْقَةِ» [رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ]. "اے ابوذر! ساتوں آسمان کرسی کے

مقابلے میں ایسے ہی ہیں جیسے ایک چٹیل میدان (صحرا) میں ایک چھوٹی سی انگوٹھی پھینک دی جائے، اور عرش کی فضیلت کرسی پر ایسی ہی ہے جیسے اس چٹیل میدان کی فضیلت اس انگوٹھی پر ہے"۔(اس حدیث کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے)۔

عرش تمام مخلوقات کی چھت ہے؛ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ، فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ، وَأَعْلَى الْجَنَّةِ، وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ» [رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ] "جب تم اللہ سے مانگو تو اس سے جنت الفردوس مانگو، کیونکہ وہ جنت کا سب سے اعلی اور سب سے بلند حصہ ہے، اور اس کے اوپر رحمن کا عرش ہے، اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں"۔(اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)۔

عرش تمام مخلوقات میں سب سے وزنی ہے، چنانچہ حدیث میں آیا ہے: «سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ» "ہم اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں، اس کی مخلوق کی تعداد، اس کے نفس کی رضا، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔"۔(اس حدیث کو امام مسلم نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: فَهَذَا يُبَيِّنُ أَنَّ زِنَةَ الْعَرْشِ أَثْقَلُ الْأَوْزَانِ "یہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ عرش کا وزن تمام وزنوں سے زیادہ بھاری ہے"۔

اے اللہ کے بندو!

اللہ تعالیٰ نے عرش کے پائے (ستون) بنائے ہیں جن پر وہ قائم ہے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: «لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الأَنْبِيَاءِ، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ العَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ، أَمْ حُوسِبَ بِصَعْقَةِ الأُولَى» [مُتَّفَقٌ

عَلَيْهِ] "انبیاء کے درمیان ایک دوسرے کو فضیلت نہ دو (ایسے انداز میں جو دوسروں کی تنقیص کا باعث ہو) لوگ قیامت میں بیہوش ہو جائیں گے۔ اپنی قبر سے سب سے پہلے نکلنے والا میں ہی ہوں گا۔ لیکن میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش الٰہی کا پایہ پکڑے ہوئے ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بھی بیہوش ہوں گے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے یا انہیں پہلی بے ہوشی جو طور پر ہو چکی ہے وہی کافی ہو گی۔"۔(صحیح بخاری صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ نے اس عرش کو اٹھانے کے لیے معزز فرشتوں کو مقرر فرمایا ہے؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: { وَيَحۡمِلُ عَرۡشَ رَبِّكَ فَوۡقَهُمۡ يَوۡمَئِذٖ ثَمَٰنِيَةٞ } [الحاقة: 17] "اور اس دن آپ کے رب کے عرش کو آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے"۔

یہ وہ فرشتے ہیں جن کی تخلیق کی بڑائی اور عظمت کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: { ٱلَّذِينَ يَحۡمِلُونَ ٱلۡعَرۡشَ وَمَنۡ حَوۡلَهُۥ يُسَبِّحُونَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَيُؤۡمِنُونَ بِهِۦ وَيَسۡتَغۡفِرُونَ لِلَّذِينَ ءَامَنُواْ } [غافر: 7] "جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے ارد گرد ہیں، وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں، اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں"۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللَّهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ، إِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ» [رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَصَحَّحَهُ الأَلْبَانِيُّ] "مجھے اجازت دی گئی کہ میں اللہ کا عرش اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کے بارے میں بتاؤں، اس کے کانوں کی لو اور اس کے کندھوں کے درمیان سات سو سال کی مسافت ہے۔" (اس حدیث کو امام ابو داؤد نے روایت کیا اور امام البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے)۔

برادران اسلام!

اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش کو متعدد خصوصیات اور عظیم خصلتوں سے شرفیاب کیا ہے، ان میں سے ایک وہ عہد و میثاق ہے جسے اللہ نے تحریر فرمایا اور مہر تصدیق کے ساتھ اسے عرش کے اوپر رکھا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الخَلْقَ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي، فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ العَرْشِ» [رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ] "اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ایک تحریر لکھی کہ: 'بے شک میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی'، چنانچہ وہ اس کے پاس عرش کے اوپر لکھی ہوئی موجود ہے"۔ (اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے)۔

اللہ تعالیٰ نے عرش کو جو خصوصیات دے رکھی ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے شہداء کی روحوں کو یہ اعزاز بخشا ہے کہ وہ جنت میں سیر کرتی ہیں اور پھر ان قندیلوں میں آکر ٹھہرتی ہیں جو عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے شہداء کی روحوں کے بارے میں فرمایا: «أَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ، لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ، تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ» [رَوَاهُ مُسْلِمٌ] "ان کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹ میں ہوتی ہیں، ان کے لیے عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی قندیلیں ہیں، وہ جنت میں جہاں چاہتی ہیں چرتی چگتی اور سیر کرتی ہیں، پھر ان ہی قندیلوں میں واپس آکر آرام کرتی ہیں"۔

(اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔

پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ، جو بلند و برتر بادشاہ ہے، عظمت و بزرگی والا، اور کبریائی و بڑائی والا ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے اور آپ کے لیے قرآنِ عظیم میں برکت عطا فرمائے، اور مجھے اور آپ کو ان آیات اور حکمت بھری نصیحتوں سے فائدہ پہنچائے جو اس میں ہیں۔

میں اپنی یہ بات کہتا ہوں اور اپنے لیے اور آپ سب کے لیے اللہ سے ہر گناہ کی معافی مانگتا ہوں اور اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں، لہذا آپ سب بھی اسی سے مغفرت طلب کریں اور اسی کی طرف رجوع کریں؛ یقیناً وہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر، ان کی آل پر اور ان کے تمام صحابہ پر درود و سلام نازل فرمائے۔

حمد و ثنا کے بعد!

میں آپ کو اور اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ جو اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اس کی حفاظت فرماتا ہے، اسے گناہوں اور شرور سے بچاتا ہے اور اسے پناہ دیتا ہے؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: {يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ} [الأنفال:29] "اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہے تو اللہ تمہیں قوت تمیز (حق و

باطل میں فرق کرنے والا نور) عطا کرے گا، تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑا ہی فضل کرنے والا ہے"۔

اے مسلمان بھائیو!

بلاشبہ وہ بنیادی باتیں جن کی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں صاف صراحت فرمائی ہے، جن کے بارے میں احادیثِ نبویہ تواتر کے ساتھ آئی ہیں، اور جن پر اہل السنت والجماعت کا اجماع ہے؛ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔ یعنی وہ بلند اور مرتفع ہے، اور اس کا یہ استواء (عرش پر بلند ہونا) اس کی شانِ اقدس کے لائق ہے، جو مخلوقات کے مستوی ہونے کی مانند بالکل نہیں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: {لَيۡسَ كَمِثۡلِهِۦ شَيۡءٞۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ} [الشوریٰ: 11] "اس جیسی کوئی چیز نہیں، اور وہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے"۔

پس اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر بلند ہے، اور اس کا عرش آسمان میں اس کی تمام مخلوقات کے اوپر ہے۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے فرمایا: كُنَّا -وَالتَّابِعُونَ مُتَوَافِرُونَ- نَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَوْقَ عَرْشِهِ، وَنُؤْمِنُ بِمَا وَرَدَتْ بِهِ السُّنَّةُ مِنْ صِفَاتِهِ "ہم یہ کہا کرتے تھے جبکہ تابعین بڑی تعداد میں موجود تھے کہ: یقیناً اللہ عزوجل اپنے عرش کے اوپر ہے، اور ہم ان تمام صفات پر ایمان رکھتے ہیں جو سنتِ نبویہ میں وارد ہوئی ہیں"۔

یہی عقیدہ اس امت کے سلف صالحین اور اس کے بہترین لوگوں کا ہے، اور اسی پر چاروں ائمہ یعنی ائمہ اربعہ گامزن رہے ہیں؛ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: نُقِرُّ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ لَهُ حَاجَةٌ "ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہوا، بغیر اس کے کہ وہ اس کا محتاج ہو"۔

اور امام مالک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: كَيْفَ اسْتَوَى؟ فَقَالَ: اسْتِوَاؤُهُ مَعْقُولٌ، وَكَيْفِيَّتُهُ مَجْهُولَةٌ، وَسُؤَالُكَ عَنْ هَذَا بِدْعَةٌ "اللہ کیسے مستوی ہوا؟" تو انہوں نے فرمایا: استواء (لغت میں) معلوم و معقول ہے، اور اس کی کیفیت (ہمارے لیے) نامعلوم ہے، اور تمہارا اس (کیفیت) کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے"۔

اور امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: الْقَوْلُ فِي السُّنَّةِ الَّتِي أَنَا عَلَيْهَا، وَرَأَيْتُ عَلَيْهَا الَّذِينَ رَأَيْتُهُمْ مِثْلَ سُفْيَانَ وَمَالِكٍ وَغَيْرِهِمَا: الْإِقْرَارُ بِشَهَادَةِ أَن لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَّ اللَّهَ عَلَى عَرْشِهِ فِي سَمَائِهِ "اس عقیدے کے بارے میں قول جس پر میں قائم ہوں، اور جس پر میں نے ان لوگوں کو پایا جنہیں میں نے دیکھا ہے — جیسے سفیان اور مالک وغیرہ — یہ ہے کہ: اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور یہ کہ اللہ اپنے آسمان میں اپنے عرش پر ہے"۔

اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: وَقَدْ عَرَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ فَوْقَ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ: الْكُرْسِيَّ وَالْعَرْشَ وَاللَّوْحَ الْمَحْفُوظَ "اور اہل علم یہ بات جانتے ہیں کہ ساتوں آسمانوں کے اوپر کرسی، عرش اور لوحِ محفوظ ہیں"۔

لہٰذا حقیقی سعادت مند وہ ہے جس نے کتاب و سنت کو مضبوطی سے تھام لیا، اللہ تعالیٰ کی ان تمام صفات پر سچے دل سے ایمان لایا جو اس نے خود اپنے لیے بیان فرمائی ہیں یا جن کی خبر اس کے رسول ﷺ نے دی ہے۔ اور اُسی راستے پر سختی سے قائم رہا جس پر نبی اکرم ﷺ اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گامزن تھے کہ بغیر کسی تحریف (ردّوبدل)، تعطیل (صفات کے انکار)، تکییف (کیفیت کی کھوج) اور تمثیل (مخلوق سے تشبیہ دینا) کے ان اسماء وصفات پر ایمان لایا جائے۔

اے اللہ ! تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دے؛ان میں سے زندوں کو بھی اور مردوں کو بھی۔اے ہمارے رب ! ہم سے بلا، وباء، تکلیف اور تنگی کو دور فرمادے، ہم پر اپنی نعمتوں کو ہمیشہ رکھ، ہم سے عذابوں کو دور رکھ۔ ہمارے نفوس کا تزکیہ فرما، تو ہی سب سے بہتر تزکیہ فرمانے والا ہے، اے ہمارے رب ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما، آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

اے اللہ ! کویت اور اس کے رہنے والوں کی ہر شر اور ناپسندیدہ چیز سے حفاظت فرما، اس ملک کو امن و اطمینان والا بنا اور مسلمانوں کے باقی تمام ممالک کو بھی۔ اے اللہ ! سرحدوں پر پہرہ دینے والے ہمارے بھائیوں، سیکیورٹی فورسز، دفاعی اداروں، نیشنل گارڈز اور ملک کی سلامتی پر مامور تمام لوگوں کی حفاظت فرما، اور زمین کو ان کے قدموں تلے مضبوط رکھ۔ اے اللہ ! ہمارے امیر اور ان کے ولی عہد کو ان کاموں کی توفیق عطا فرما جو تجھے پسند اور مرغوب ہیں، اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں کی طرف ان کی رہنمائی فرما۔ ہماری آخری پکار یہی ہے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

خطبات جمعہ تیار کرنے والی کمیٹی